FR-10 | 1913ء سے جاری شدہ

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 | The ALFAZL Daily

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 12۔اگست 2016ء 8ذیقعد 1437 ہجری 12 ظہور 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 183

قرآن کی عظمت

یہی ہے دین و دنیا کی بھلائی
اسی سے دور رہتی ہے برائی
اسی سے ہوتی ہے راحت میسر
اسی میں دیکھتے ہیں روئے دلبر
یہی لے جاتی ہے مولیٰ کے در تک
یہی پہنچاتی ہے مومن کو گھر تک

(کلام حضرت مصلح موعود)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 2 نومبر 2012ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت عبدالرحیم بوٹ میکر و جلد ساز ولد میاں قادر بخش صاحب بیان فرماتے ہیں کہ 1906ء میں مجھے قادیان آنے کا شوق پیدا ہوا۔ ہمارے خاندان میں صرف میرے ماموں صاحب محمد اسماعیل صاحب جلد ساز (والد محمد عبداللہ صاحب جلد ساز) اور اُن کے لڑکے بھائی محمد عبداللہ صاحب جلد ساز بھی احمدی تھے۔ ان سے زیادہ مخلص میری مامی صاحبہ تھیں، یعنی والدہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب۔ ان کے ذریعے ہمارے ماموں صاحب اور بھائی محمد عبداللہ صاحب قادیان آئے، احمدی ہوئے۔ میں ماموں صاحب کے پاس قرآن پڑھا کرتا تھا۔ اُن کی باتیں سنا کرتا تھا۔ مثال دیا کرتے تھے کہ دیکھو تم بھی مجھے عبداللہ جیسے ہو۔ (یعنی اُسی طرح پیارے ہو۔) لو بات سنو۔ بات یہ کہتے کہ لوگ حضرت مرزا صاحب کو برا کہتے ہیں مگر پھر بھی جماعت ترقی کرتی ہے۔ مثال کے طور پر یاد رکھنا کہ کھیت میں جس قدر گندگی اور رُوڑی ڈالی جاوے اُسی قدر زیادہ اچھی فصل سرسبز ہوتی ہے۔ یہ لوگ جتنے مخالف ہیں، اُسی قدر زیادہ جماعت ترقی کرتی جاتی ہے۔ سو خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل ہوئے۔

ماموں صاحب اور مامی صاحبہ سے میری خاص محبت تھی۔ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ تجھے قادیان ضرور لے کر جانا ہے۔ مجھے شوق تھا۔ ایک دن فرمایا کہ ایک طرف کا کرایہ میں دوں گا، ایک طرف کا تم خرچ کرنا۔ (اس بچے کو شوق دلایا کہ جانا تو ہے لیکن کم از کم خرچ تم نے اپنا کرنا ہے) کہتے ہیں کہ مجھے ہر جمعہ کے دن آٹھویں روز ایک پیسہ ملا کرتا تھا۔ (جیب خرچ کے طور پر ایک پیسہ ملا کرتا تھا۔ اس زمانے میں پیسے کی بھی بڑی ویلیو تھی) کہتے ہیں مَیں وہ ایک آنہ ماہوار جمع کرتا۔ (آنے میں چار پیسے ہوا کرتے تھے۔) مجھے یاد نہیں کتنے آنے میرے پاس تھے۔ بہر حال جتنے بھی تھے میں نے اپنے ماموں کو دے دیئے اور باقی سب کرایہ ماموں صاحب نے خرچ کیا (اب یہ بھی اس بچے کو احساس دلانے کے لئے کہ مسیح موعود کو ملنے جانا ہے تو کچھ نہ کچھ تمہیں قربانی کرنی چاہئے اور اس کی عادت اس طرح ڈالی۔ یہ معمولی سی رقم ہوگی، اصل رقم تو ان کے ماموں نے ہی خرچ کی ہوگی) کہتے ہیں بہر حال 1907ء میں قادیان میں محمد عبداللہ صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ بنام فاطمہ جو میری بھی دودھ کی ہمشیرہ تھیں، اس کو چھوڑنے کے لئے قادیان آیا۔ یہاں آ کر جماعت میں داخل ہوا۔ اللہ کریم کا شکر ہے۔

(الفضل یکم جنوری 2013ء)

پانچ نمازوں کی حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

”نماز ہی کو لے لو اگر کوئی شخص صبح کے وقت پانچوں نمازیں اکٹھی ادا کرلے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کو پانچوں نمازیں بروقت ادا کرنے سے جو روحانی غذا حاصل ہوسکتی تھی وہ اسے حاصل ہو جائے گی کیونکہ جہاں تک نماز کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے علم کامل میں یہ ہے کہ روح کو پانچ مختلف اور معین وقتوں میں نماز کی صورت میں غذا ملنا ضروری ہے۔ ورنہ روح کمزور ہو جائے گی۔ اگر آپ ان پانچ وقتوں کی بجائے ایک ہی وقت میں پانچ نمازیں ادا کرنا چاہئیں تو یہ ایک بیہودہ اور لغو خیال ہوگا۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ اگر ساتویں دن پینتیس نمازیں ادا کرنے سے روح کی قوت قائم رہ سکتی تو یقیناً اللہ تعالیٰ ساتویں دن ہم سے پینتیس نمازیں پڑھواتا اور روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرنے کا حکم نہ دیتا۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

داخلہ معلمین کلاس

مدرسۃ الظفر میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ مورخہ 25/اگست 2016ء کو صبح 8 بجے دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔

داخلہ کیلئے امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اور زیادہ سے زیادہ عمر کی حد 20 سال جبکہ انٹرمیڈیٹ پاس کے لئے 22 سال ہے۔ امیدواران میٹرک/ ایف اے کا رزلٹ کارڈ، ب فارم، برتھ سرٹیفکیٹ، ان کی کاپیز اور اپنی ایک عدد تصویر ساتھ لے کر آئیں۔ جن امیدواران نے تاحال درخواست نہیں بھجوائی وہ صدر صاحب جماعت/ امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ درخواست ہمراہ لائیں۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

فون نمبر: 047-6212968,03336715092
فیکس نمبر: 0476211010

(نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

یوم تجدید وفا۔ عالمی بیعت

انجیل میں حواریانِ مسیح کے متعلق لکھا ہے۔

جب عیدِ خمسین کا دِن آیا تو وہ سب مل کر ایک ہی جگہ میں جمع تھے اور یکبارگی آسمان سے ایسی آواز آئی، جیسے تُند ہوا کا سناٹا ہوتا ہے اور اس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج اُٹھا۔ اور آگ کے شعلے کی سی زبانیں انہیں دکھائی دیں اور جدا جدا ہوکر ہر ایک پر ٹھہریں اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور دوسری زبانیں بولنے لگے جس طرح روح نے انہیں بولنا عطا کیا۔

اور آسمان کے تلے کی ہر ایک قوم سے خدا ترس یہودی یروشلم میں تھے۔ جب یہ آواز سنائی دی ۔تو ہجوم لگ گیا اور لوگ متعجب ہوئے۔ کیونکہ ہر ایک کو یہ سنائی دیتا تھا کہ یہ میری ہی بولی بول رہا ہے۔ اور سب حیران ہوکر اور تعجب کر کے آپس میں کہنے لگے دیکھو۔ یہ جو بولتے ہیں کیا سب جلیلی نہیں؟ پس کیونکر ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سنتا ہے؟............ ہم اپنی اپنی زبان میں ان سے خدا کے عجیب کاموں کا بیان سنتے ہیں۔ اور سب حیران ہوئے اور تعجب کر کے ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے؟ اوروں نے ٹھٹھے سے کہا یہ نئی مَے کے نشے میں ہیں۔

(رسولوں کے اعمال باب 2 آیات 1 تا 13)

(تفصیل کیلئے دیکھیں الفضل 22/ اگست 2015ء)

اِک پرانی پیش گوئی اِک نشاں تازہ تریں
اِبنِ مریم سے انوکھی اِک شباہت آفریں

تھے صحیفے آسمانی جن میں یہ مذکور تھا
دُور کے دیسوں سے آئیں گے یہ مہمانِ حسیں

ہُو بہُو پورا ہوا ایمان افزاء یہ نشاں
دم بدم بڑھتا رہا اللہ پر اپنا یقیں

پھر مسیح پاک کے ہر اِک حواری کو ملی
وہ مئے تازہ کہ ہر ہر بوند جس کی انگبیں

عید جیسا تھا انوکھا، تین روزہ اجتماع
بھر گئے روح القدس سے حاضرین و ناظرین

جن میں تقریریں ہوئیں، وہ بولیاں تھیں مختلف
ہاں مگر اپنی زباں میں سُن رہے تھے سامعیں

اپنی اپنی بولیوں میں جب ہوا عہدِ بیعت
بھول سکتا ہی نہیں دل کو وہ منظر دل نشیں

اشک تھے آنکھوں میں پر دل میں سکون و اطمنان
جب جھکی اللہ کے دربار میں سب کی جبیں

یومِ تجدیدِ وفا تھا یومِ استغفار تھا
عالمی بیعت کا دن بے شک تھا یومِ بہتریں

ا۔ع۔ ملک

شمع کے حضور پروانے

اے شمع دیکھ پھر ترے پروانے آگئے
بندھن تمام توڑ کے دیوانے آگئے

دریا و بحر و کوہ و بیاباں کو پھاند کر
گر پڑ کے تیرے در پہ ہیں مستانے آگئے

اہلِ زمیں نے چاہا پہنچنے نہ پائیں یہ
افلاک سے ملک انہیں پہنچانے آگئے

اڑ کر ہے کوئی پہنچا تو گھٹنوں کے بل کوئی
چاروں طرف سے کیسے خدا جانے آگئے

ارض صہیبؓ سے کوئی ارض بلالؓ سے
دیکھو تو رنگا رنگ کے پروانے آگئے

آنکھیں ہیں اشکبار تو لب پر درود ہے
عشاق تیرے لے کے یہ نذرانے آگئے

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے
نامحرموں کو راز یہ سمجھانے آگئے

ان عاشقوں کی مستی کا عالم تو دیکھئے
نام اپنا فرد جرم میں لکھوانے آگئے

دیکھو ذرا نظام خلافت کی برکتیں
گرد امام بکھرے ہوئے دانے آگئے

بھر دے گل مراد سے اب ان کی جھولیاں
دامن ترے حضور یہ پھیلانے آگئے

ان کے گھروں کا آپ محافظ ہو اے خدا
تیرے سپرد کرکے یہ کاشانے آگئے

ہیں کتنے خوش نصیب وہ عشاق اے ظفرؔ
اپنے دلوں کی آگ جو بھڑکانے آگئے

مولانا ظفر محمد ظفر

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

زارِ روس کا عبرتناک انجام

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

(قسط دوم آخر)

روس کی اندرونی کمزوریاں

روس نے سربیا کے اتحادی ہونے کے ناطے سے جرمنی سے ٹکر تو لے لی تھی لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ صرف اندرونی سیاست کی بنا پر نہیں بلکہ اپنی افواج کے غیر معیاری اور دقیانوسی ہونے کی بنا پر بھی اس قابل نہیں تھا کہ جرمنی کی جدید اسلحہ سے لیس اور منظم فوج سے ٹکر لیتا۔ونسٹن چرچل لکھتے ہیں کہ جنگ سے تین سال قبل برطانوی حکومت نے اس بات کا تفصیلی خاکہ تیار کر لیا تھا کہ اگر یورپ میں جنگ چھڑ گئی تو مختلف ممالک کی اور مختلف محاذوں کی کیا پوزیشن ہوگی۔اس پر تفصیلی بحث کے بعد یہ صورتِ حال سامنے آئی تھی کہ اگر جرمنی کی روس اور فرانس سے جنگ شروع ہوئی تو اس کی افواج کا صرف پانچواں حصہ روس کے ساتھ محاذ پر بھجوایا جائے گا اور پانچ میں سے چار حصے فرانس کے محاذ پر بھجوائے جائیں گے۔اور برطانیہ کے عسکری ماہرین کا خیال تھا کہ روس کے محاذ پر اگر جرمنی نے صرف ایک درجن ڈویژن فوج بھی بھجوا دی تو یہ روس کی فوج کے لیے کافی ہوگا۔

(The World Crisis, by Winston Churchill p53,58)

جنگ کے آغاز پر روس کے لوگوں میں زار کی حمایت کا جوش پیدا ہو گیا۔دارالحکومت میں لوگ بڑی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے۔انہوں نے زار کی تصویریں اُٹھائی ہوئی تھیں۔جب زار دارالحکومت میں اپنے محل پہنچے تو لوگ ہزاروں کی تعداد میں ان کا خیر مقدم کرنے کے لیے کھڑے تھے۔اس وقت یہ نظر آ رہا تھا کہ اس عالمی جنگ کے آغاز پر زار اپنی مقبولیت کے عروج پر ہیں۔اور ان کے مخالفین کی تحریک حب الوطنی کے جوش کے سامنے دم توڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔لیکن یہی عالمی تباہی تھی جس کے دوران حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق زار نے اپنے عبرتناک انجام کو پہنچنا تھا۔

جنگ کے آغاز کے بعد روس کی حالت

روس کے انقلاب کے لیڈر ٹراٹسکی لکھتے ہیں کہ اس وقت روس کی فوج کی حالت ایسی تھی کہ وہ کمزور اور پسماندہ ممالک کا مقابلہ تو کر سکتی تھی لیکن وہ اس قابل نہیں تھی کہ یورپ کی بڑی طاقتوں کے درمیان دنیا کی اس وقت کی تاریخ کی سب سے بڑی جنگ میں فعال کردار ادا کر سکے۔اس کے پاس سامان جنگ بنانے کی اتنی فیکٹریاں ہی نہیں تھیں جو کہ اس طویل عسکری جدوجہد کیلئے کافی ہوتیں،نہ ہی روس کی مالی حالت اس قابل تھی کہ اس جنگ کو جاری رکھ سکے،اور نہ ہی اس کا ریل کا انتظام اس قابل تھا کہ وہ اس وسیع ملک میں فوجیوں کو محاذِ جنگ تک پہنچانے کے لیے کافی ہوتا۔جنگ صرف جذبات اور نعروں سے نہیں جیتی جاتی۔اس کیلئے تیاری اور تفصیلی منصوبہ بندی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔برطانیہ نے جنگ کے آغاز سے تین سال پہلے سے ہی یہ تیاری کی ہوئی تھی کہ جنگ کے دو ماہ بعد یورپ کے میدان میں کیا منظر ہوگا۔کس ملک کی کتنی ڈویژن فوج کس جگہ پر کس فوج کے مقابل پر کھڑی ہوگی۔کتنی برطانوی فوج یورپ بھجوانا ممکن ہوگا اور کتنی فوج ہندوستان سے مدد کو کب تک آ سکے گی؟اس کے برعکس روس کی اتنی بھی تیاری نہیں تھی کہ اس نے اپنی افواج کو میدان جنگ تک کس طرح پہنچانا ہے اور اگر جنگ طویل ہو تو گولہ بارود اور گولیاں کہاں سے آئیں گی۔جلد ہی اس صورتِ حال کا نتیجہ میدانِ جنگ میں نکلنا شروع ہو گیا۔روسی افواج کو ایک کے بعد دوسری شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔آسٹریا کے مقابل پر تو روسی افواج کو کامیابیاں ملیں لیکن جرمن افواج کے مقابل پر ان کو ایک کے بعد دوسری شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

(Leon Trotsky,The History of the Russian Revolution,Vol:1,Chapter 4, p28-32)

روس کی فوج عسکری اعتبار سے پیچھے ضرور تھی لیکن اس نے سب سے زیادہ افرادی قوت میدان جنگ میں بھیجی تھی۔اور اسی نسبت سے سب سے زیادہ اس کے فوجی اس جنگ کا شکار ہوئے۔ایک اندازے کے مطابق 17 لاکھ روسی فوجی مارے گئے،25 لاکھ گرفتار ہوئے یا ان کا کوئی پتہ نہ چلا اور 49 لاکھ زخمی ہو گئے۔جو عام شہری مارے گئے ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔عام لوگ روٹی اور ایندھن کو ترسنے لگے لیکن جنگ کے مخصوص حالات میں تاجروں اور امیر ترین طبقہ کی امارت میں اور اضافہ ہو گیا۔اور بازاروں میں روٹی کیلئے بلوے ہونے لگے۔جنگ کا ابتدائی جوش شکست کے غم و غصے میں بدلنے لگا۔بہت سے فوجی میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگنے لگے۔جلد ہی کیا روس کے فوجی اور کیا عوام سب کی ایک ہی خواہش تھی کہ کسی طرح جنگ بند ہو اور ان مشکلات کا خاتمہ ہو۔اس وقت Duma کے نام سے پارلیمنٹ قائم تھی لیکن وہ سوائے بے مقصد بحث مباحثے کے کچھ نہیں کر رہی تھی۔سیاست میں بالشویک گروپ جو بعد میں کمیونسٹ کے نام سے معروف ہوئے،اس وقت پارلیمنٹ کا حصہ نہیں تھے اور انہوں نے اس پارلیمنٹ کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا،انہوں نے جنگ کے شروع سے ہی جنگ کے خلاف مہم کا آغاز کر دیا تھا۔یہ امر قابل ذکر ہے کہ باوجود اتنے خراب حالات کے تجربہ کار خفیہ ایجنسیوں کی یہی رائے تھی کہ لوگوں میں وطن پرستی کا جذبہ اتنا ضرور ہے کہ جنگ کے دوران زار کے خلاف بغاوت نہیں کھڑی ہوگی۔لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی یہی تھی کہ زار کا عبرتناک انجام ایک ایسی عالمی تباہی کے موقع پر ہوگا جس کی علامات پہلی جنگ عظیم پر پوری ہو رہی تھیں۔لیکن جنگ کی ابتداء کے وقت زار کے خلاف زیر زمین مہم تیز تر ہو رہی تھی۔

لیکن زار اور زارینہ اپنی ہی دنیا میں رہ رہے تھے۔جس کا حقیقی دنیا سے فاصلہ بڑھتا جا رہا تھا۔زار ان اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں سے محروم تھے۔زار روس کے حکمران تھے۔ان کی ملکہ زارینہ ان پر حکومت کر رہی تھیں۔راسپوٹین ان دونوں پر حکمرانی کر رہا تھا۔زارینہ امورِ مملکت میں ہر وقت زار کو مشوروں سے نوازتی رہتی تھیں۔اس وزیر کو رکھو اور اس کو نکالو۔اس وزیر سے سخت برتاؤ کرو۔اس موقع پر کوئی نرمی نہ کرنا۔روسی تو سخت حکمرانوں کو ہی پسند کرتے ہیں۔تمہیں بھی اب ان پر سختی سے ہی حکومت کرنا پڑے گی۔ان پر کوڑے سے حکومت کرو۔جو اہم فیصلہ کرو ہمارے دوست (یعنی راسپوٹین) کے مشورے سے کرو۔ان کے اردگرد ان جیسے سادہ لوحوں کا جمگھٹا رہتا تھا۔جن کے ساتھ ان کا وقت گزرتا تھا۔حالات پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتے جا رہے تھے لیکن حکمرانوں کی ذہنی صلاحیت ان مسائل کو حل کرنا تو ایک طرف رہا،ان کو سمجھنے سے بھی قاصر تھی۔

(Leon Trotsky,The History of the Russian Revolution, VOL1 Chapter 4, p40-61)

راسپوٹین کا قتل

دسمبر 1916ء کے آخری دنوں میں دارالحکومت میں اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والوں نے جن میں زار کے رشتہ دار بھی شامل تھے راسپوٹین کو قتل کر دیا۔چند روز بعد اس کی لاش دریا سے ملی۔جنوری 1917ء میں Latvia میں روسی افواج Riga کا بمشکل دفاع کر رہی تھیں۔انہیں رومانیہ کے محاذ سے پسپا ہونا پڑ رہا تھا۔جنوب میں محاذ پر نسبتاً خاموشی طاری تھی۔لاکھوں کی تعداد میں روسی فوجی محاذ چھوڑ کر فرار ہو رہے تھے۔بہت سے فوجیوں کے اہل خانہ گھروں میں فاقوں کا شکار تھے۔بالشویک گروپ سے تعلق رکھنے والوں (جن کو بعد میں کمیونسٹ کہا جانے لگا) کی تعداد بڑھ رہی تھی۔لیکن ان کے بڑے بڑے لیڈر جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے۔ان سب حالات کے باوجود اس بات کا امکان نظر نہیں آ رہا تھا کہ تین سو سال سے قائم زار کی سلطنت دیکھتے دیکھتے ختم ہو جائے گی۔جنوری 1917ء میں بالشویک لیڈر لینن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم جو بڑی عمر کے ہیں وہ انقلاب کا دیکھنے کے لئے زندہ نہیں رہیں گے لیکن نوجوان نسل سوئٹزرلینڈ اور دوسرے ممالک میں انقلاب برپا ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔

(Selected works Lenin, Vol3, P19)

اس وقت یہ بات کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی کہ چند ماہ کے اندر اندر خود روس میں زار کی حکومت ختم ہو جائے گی اور اقتدار لینن کے ہاتھ میں ہوگا۔فروری 1917ء میں ایک طرف دارالحکومت میں سیاسی مخالفین کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں۔دوسری طرف شہر میں خوراک کی قلت شدید تر ہو گئی۔روزمرہ ایسے واقعات ہونے لگے کہ عورتوں یا لڑکوں نے خوراک کی دوکان کو لوٹ لیا۔پارلیمنٹ میں زار کے حامی لیڈروں نے زار کو مشورہ دیا کہ پورے ملک میں لوگ حکومت کے خلاف کھڑے ہو سکتے ہیں۔اس لیے مناسب ہوگا کہ پارلیمنٹ کو بااختیار بنایا جائے لیکن زار نے یہ مشورہ قبول نہیں کیا۔14 فروری کو بالشویک گروپ نے اپنے گرفتار شدہ کارکنوں کی گرفتاری کے خلاف ہڑتال کا

وہ کمرہ جس میں زار کو قتل کیا گیا۔دیوار پر گولیوں کے نشان نظر آ رہے ہیں۔

اعلان کیا۔ان کے علاوہ دوسرے سیاسی گروہ نے بھی ہڑتال کا اعلان کیا۔دارالحکومت کے حالات بگڑتے جا رہے تھے۔اس پس منظر میں زار نے دارالحکومت چھوڑ کر جنگ کے ہیڈ کوارٹر جا کر کمان سنبھالنے کا فیصلہ کر لیا اور 22فروری کو دارالحکومت سے روانہ ہوگئے۔یہ فیصلہ کیوں کیا گیا تھا؟ مورخین نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے۔ایک رائے یہ بھی ہے کہ وہ ذہنی اور اعصابی طور پر اس قابل نہیں تھے کہ دارالحکومت میں رہ کر حالات کا مقابلہ کر سکتے۔محاذِ جنگ پر جانے کا فیصلہ ایک قسم کا ذہنی طور پر فرار تھا۔

زار کے خلاف بغاوت

زار کا دارالحکومت سے باہر قدم نکالنا تھا کہ چند روز میں حالات اس تیزی سے بدلنا شروع ہوئے کہ نہ صرف روس بلکہ دنیا کا ہی نقشہ بدل گیا۔اور یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہوا کہ نہ کسی کے وہم وگمان میں تھا اور نہ ہی زار کے سیاسی مخالفین نے اس کیلئے کوئی منصوبہ بندی کی تھی۔

23فروری کو زار کے خلاف بغاوت کا عمل شروع ہوگیا۔اس روز عورتوں کا بین الاقوامی دن تھا۔سینٹ پیٹرز برگ میں کپڑے کی ملوں میں ہزاروں عورتیں کام کرتی تھیں۔ان میں سے ایک بڑی تعداد ان فوجیوں کی بیویوں کی تھی جو کہ محاذ پر جنگ لڑ رہے تھے۔ان عورتوں نے ہڑتال کا فیصلہ کیا۔خود ان کی یونین کے لیڈر اس ہڑتال کی مخالفت کر رہے تھے۔لیکن ان عورتوں نے کام چھوڑا اور سڑکوں پر نکل آئیں۔وہ روٹی کا اور جنگ ختم کرنے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔اس روز تقریباً ایک لاکھ کام کرنے والوں نے ہڑتال میں حصہ لیا تھا۔

اگلے روز یعنی 24 فروری کو ہڑتال کرنے والوں کی تعداد میں اور اضافہ ہوگیا۔حکومت کا منصوبہ یہ تھا کہ جلوسوں سے نمٹنے کیلئے پہلے پولیس کو استعمال کیا جائے گا۔اس کے بعد گھڑ سوار فوج جو کہ cossack کہلاتے تھے بلائے جائیں گے۔ایک زمانہ میں لوگ cossacks سے دہشت زدہ رہتے تھے۔انہیں زار کے خلاف جلوسوں کو کچلنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔جلوس بڑھنے لگے تو یہ گھڑ سوار فوج بلائی گئی۔مگر اس کے ساتھ مظاہرین میں یہ خبر تیزی سے پھیلنے لگی کہ یہ گھڑ سوار فوج مظاہرین پر گولی نہیں چلائے گی۔معلوم نہیں خبر کب پھیلنی شروع ہوئی،کس نے پھیلائی لیکن پورے شہر میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل رہی تھی۔بہت سے مقامات پر یہ گھڑ سوار گھوڑے سرپٹ دوڑاتے ہوئے جلوسوں کی طرف بڑھتے ،اس پر جلوس ان کے لئے جگہ چھوڑ دیتے اور وہ کسی کو کچھ کہے بغیر آگے بڑھ جاتے۔اور جلوس پھر شروع ہو جاتا۔ایک جگہ ایک پولیس والے نے مظاہرین کو مارنا پیٹنا شروع کیا تو ان گھڑ سواروں نے آگے بڑھ کر اسے روک دیا۔

25فروری کو حکومتی اندازے کے مطابق ڈھائی لاکھ لوگوں نے ہڑتال میں حصہ لیا۔سینٹ پیٹرز برگ میں لوگ جگہ جگہ جمع ہو رہے تھے۔تمام کاروباری مراکز بند ہو رہے تھے۔ایک جگہ پر پولیس نے مظاہرین پر فائر کھول دیا۔ایک مقرر زخمی ہو کر گرا۔مظاہرین کی طرف سے جوابی فائر ہوا اور ایک پولیس والا مارا گیا اور ان کے کچھ افسر زخمی ہوئے۔مظاہرین کی طرف سے پولیس پر حملوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔جو فوجی موجود تھے وہ پولیس والوں سے لاتعلق نظر آ رہے تھے۔مظاہرین کی ہمت بڑھی تو انہوں نے cossacks سے مدد کی اپیل شروع کر دی۔بعض جگہوں پر ان cossacks نے پولیس والوں پر حملہ کر دیا۔پولیس منظر سے غائب ہونے لگی۔ان کی جگہ پیدل فوج طلب کی گئی لیکن اس پیدل فوج نے بھی مظاہرین پر فائر نہیں کھولا بلکہ بعض مقامات پر ان سے ہمدردی شروع کر دی۔زار نے اپنے عسکری ہیڈ کوارٹر سے تار بھیجی کہ کل تک ان مظاہروں کو ختم کیا جائے۔رات کو حکومت نے کچھ گرفتاریاں شروع کر دیں۔ان تمام دنوں میں مظاہرین کی قیادت آہستگی سے آگے بڑھ رہی تھی اور وہ بغاوت پر آمادہ نہیں تھے مگر یہ تحریک خود بخود زور پکڑتی جا رہی تھی اور مظاہرین کی قیادت ان کے پیچھے گھسٹ رہی تھی۔

26فروری کی صبح کو زارینہ نے زار کو تار دی کہ شہر پُر سکون ہے۔مگر یہ سکون زیادہ دیر تک قائم نہ رہا۔مظاہرین شہر کے مرکز کی طرف بڑھنا شروع ہوئے حکومت نے فوج اور پولیس کو فائر کھولنے کی سخت ہدایت دی۔تصادم شروع ہوئے اور چالیس کے قریب مظاہرین مارے گئے لیکن اس کے ساتھ ہر جگہ لوگوں نے خود فوجیوں کو اپیل کرنی شروع کر دی کہ ہمارے ساتھ مل جاؤ۔شام کو شاہی گارڈ کی ایک رجمنٹ نے بھی بغاوت کر دی۔

27فروری کو تصادم شروع ہوا۔مظاہرین کے قائدین کو خود نہیں معلوم تھا کہ وہ زار کا تختہ اُلٹنے کے اتنا قریب آ گئے ہیں۔وہ ابھی بھی مسلح تصادم کو روکنے کی کوششیں کر رہے تھے مگر مظاہرین نے پولیس والوں سے اسلحہ چھیننا شروع کر دیا۔فوج کے افسران چلا چلا کر انہیں مظاہرین پر فائر کھولنے کا حکم دے رہے تھے۔اور فوجی لوگوں پر فائر کھولنے سے جھجک رہے تھے۔نتیجہ یہ نکلا کہ صبح سے ایک کے بعد دوسری بٹالین نے بغاوت شروع کر دی۔جن دستوں کو یہ بغاوت کچلنے کیلئے بھجوایا گیا انہوں نے بھی بغاوت کر دی۔فوج کے جنرل جن فوجیوں کو اسلحہ جمع کرانے کا کہا انہوں نے انکار کر دیا۔فوجی اب خود باغیوں سے مل رہے تھے۔ڈیڑھ لاکھ کے قریب فوجی دارالحکومت میں اور اس کے ارد گرد موجود تھے۔رات تک زار کی فوج پگھل کر غائب ہو چکی تھی۔باغیوں نے Tauride Palace میں اپنا مرکز قائم کیا اور حکومتی عہدیداروں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔

(Leon Trotsky,The History of the Russian Revolution,Vol1 ,Chapter 4,P140-182)

زار کا ردِ عمل اور تخت سے دستبرداری

ٹراٹسکی کے الفاظ میں زار کی حکومت گلے سڑے پھل کی طرح درخت سے گر رہی تھی لیکن خود زار اور زارینہ گھمبیر صورتِ حال کا ادراک بھی نہیں کر پا رہے تھے۔24فروری کو جب دارالحکومت میں بھی فوج ہاتھ سے نکل رہی تھی زارینہ نے زار کو لکھا کہ کرنسکی کو (جو زار کے بعد بننے والی حکومت کا اہم ترین ستون تھے) اس کی اشتعال انگیز تقریروں کی پاداش میں پھانسی دے دینی چاہئے اور جنگ کے دوران حالات کا تقاضا یہی ہے اور یہ کہ سب اس وقت زار کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔25فروری کو ایک وزیر نے زار کو رپورٹ دی کہ فسادات ہو رہے ہیں لیکن اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔تشویش کی کوئی بات نہیں۔

26فروری کی صبح کو زارینہ نے تار دی کہ تشویش کی کوئی بات نہیں لیکن پھر شام کو تار دی کہ شہر کے حالات ٹھیک نہیں ہیں۔تم یہ اعلان کرو کہ جو ہڑتال کرے گا اسے محاذِ جنگ پر بھجوا دیا جائے گا۔گولی نہیں چلانی چاہئے۔لیکن مظاہرین مضافات میں رہیں شہر میں داخل نہ ہوں۔امن وامان کی ضرورت ہے۔27فروری کو پارلیمنٹ (DUMA) کے سربراہ RODZIANKO نے زار کو تار دی کہ آخری لمحات آ گئے ہیں،جن میں ہمارے ملک اور بادشاہت کے مستقبل کا فیصلہ ہوگا۔زار نے یہ تار پڑھ کر کہا یہ موٹے پیٹ والا مجھے پہلے بھی بہت سی خرافات لکھتا رہا ہے،جن پر میں توجہ نہیں دیتا۔لیکن پھر دارالحکومت سے تاریں آنی شروع ہوئیں کہ ایک کے بعد دوسری فوجی بٹالین بغاوت کر رہی ہیں۔اس بات کی ضرورت ہے کہ بادشاہ کی وفادار فوج کو شہر میں بھجوایا جائے۔پھر یہ اطلاع آئی کہ حالات کو خاطر خواہ طریقے پر قابو کیا جا رہا ہے۔پھر مارشل لاء لگانے کا فیصلہ کیا گیا لیکن پیشتر اس کے کہ اس کا اعلان شہر کی دیواروں پر لگایا جاتا،تین سو سال پرانی روس کی بادشاہت دم توڑ چکی تھی۔زار کی کابینہ کا یہ حال تھا کہ انہیں جب یہ خبر ملی کہ مظاہرین ان کی طرف بڑھ رہے ہیں تو انہوں نے عمارت کے اندر کی روشنیاں گُل کر دیں۔پارلیمنٹ کے سربراہ نے زار کی کابینہ کے سربراہ Prince Golystn کو فون کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے سے رابطہ نہ کریں میں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔پارلیمنٹ کے سربراہ کرسی پر گر گئے اور ان کے منہ سے بمشکل یہی نکلا ’’میرے خدا ! کیا خوفناک صورتحال ہے۔ہم کسی حکومت کے بغیر ہیں......‘‘ اور رونے لگ گئے۔

28فروری کو زارینہ نے زار کو تار دی کہ ’’مراعات دینا ضروری ہو گیا ہے۔بہت سے فوجی دستے باغیوں سے مل گئے ہیں۔‘‘ یہ تار ملنے پر زار عسکری ہیڈ کوارٹر سے روانہ ہوئے راستہ میں زارینہ کو تار دی کہ موسم بہت اچھا ہے۔بہت سے فوجی دستے دارالحکومت بھجوائے جا رہے ہیں۔لیکن ان کی ریل گاڑی آگے نہ بڑھ سکی ریلوے مزدوروں نے یہ عذر پیش کر دیا کہ پُل مرمت ہو رہا ہے۔دوسرا راستہ بھی بند ملا۔آئندہ دو تین روز میں زار نے نئی کابینہ اور حکومت بنانے کی کوشش کی لیکن اب حالات ان کے ہاتھ سے نکل چکے تھے۔بالآخر بہت سے جرنیل زار کے پاس گئے اور گھٹنوں کے بل گر کر ان سے درخواست کی کہ وہ تخت سے دستبردار ہو جائیں۔اس تخت سے جواب ویسے ہی ان کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔اس وقت ان میں سے کئی ہچکیاں لے کر رو رہے تھے۔آخر ایک دو روز کی ہچکچاہٹ کے بعد زار نے اپنے بھائی کے حق میں دستبردار ہونے کا اعلان تیار کیا اور اس مضمون کی تار دے دی۔لیکن ان کے بھائی نے زار بننے سے انکار کر دیا۔جب تخت سے دستبردار ہونے کے بعد جبکہ عملاً زار زیرِ حراست تھے وہ دارالحکومت میں اپنے اہل خانہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ لوگوں میں انصاف ختم ہو گیا ہے۔2مارچ کو Prince LVOV کی سربراہی میں کابینہ قائم کی گئی۔جس میں سوشلسٹ کرنسکی وزیر انصاف تھے۔دنیا بھر میں جلاوطن بالشویک قیادت نے جن میں لینن اور ٹراٹسکی بھی شامل تھے روس کا رخ کیا۔کہا جاتا ہے کہ لینن کو روس بھجوانے کے پیچھے جرمن حکومت کا ہاتھ تھا۔کیونکہ عبوری حکومت بھی جنگ کو جاری رکھنے کے حق میں تھی جبکہ لینن اور ان کا گروہ جنگ کو فوری طور پر ختم کرنے کے حق میں تھا۔

(Leon Trotsky,The History of the Russian Revolution,VOL1 ,Chapter 4, p110-140)

23مارچ 1917ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

روسی سائنسدان زار اور ان کے بیوی بچوں کی دریافت ہونے والی ہڈیوں کی شناخت کر رہے ہیں۔

نے خطبہ جمعہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جس عظیم زلزلہ کی پیشگوئی فرمائی تھی، اس کی تمام علامات اس جنگ میں پوری ہو رہی تھیں۔ لیکن ایک علامت تھی جو کہ ابھی پوری نہیں ہوئی تھی اور وہ یہ تھی کہ اس زلزلہ کی ایک علامت یہ بیان کی گئی تھی کہ زار کی حالت زار ہو جائے گی۔ لیکن اب یہ علامت بھی پوری ہو گئی ہے۔ اس طرح یہ پیشگوئی ایسے صاف اور واضح طور پر پوری ہوئی ہے کہ کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

زار کی نظر بندی

زارینہ اور ان کے بچے اپنے محل میں ہی قید رکھے گئے۔ ابھی زار محل میں نہیں پہنچے تھے۔ ایک فوجی جرنیل نے زارینہ کو اطلاع دی کہ وہ اب سے حراست میں ہوں گے۔ آخر زار اپنے دارالحکومت میں پہنچے۔ چند روز پہلے وہ یہاں سے ایک وسیع سلطنت کے بااختیار بادشاہ کی حیثیت سے رخصت ہوئے تھے۔ اب وہ معزول ہو چکے تھے بلکہ زیر حراست تھے۔ وہ ادھر اُدھر دیکھے بغیر اس موٹر کی طرف بڑھے جس میں بیٹھ کر انہوں نے اس محل کی طرف جانا تھا جہاں ان کے اہل خانہ موجود تھے۔ ان کی ریل گاڑی ان کے سابق ساتھیوں سے بھری ہوئی تھی۔ ان میں بھاری اکثریت جلدی سے اُتری اور ادھر اُدھر تتر بتر ہوگئی۔ انہیں یہ خوف تھا کہ وہ پہچانے نہ جائیں۔ اس محل میں نئی کابینہ کے وزیر انصاف کرنسکی (جو کہ کچھ ماہ بعد کابینہ کے صدر بن گئے) ان سے ملنے آئے۔ اور وہ اب بھی زار سے ملتے ہوئے بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ پھر یہاں سے انہیں Toblosk منتقل کر دیا گیا۔ یہاں انہیں اس مقام کے سابق گورنر کی رہائش گاہ میں رکھا گیا۔ ابھی روس پر نسبتاً معتدل مزاج گروہ کی حکومت تھی۔ انہیں بہتر حالات میں رکھا گیا تھا۔ یہاں ان کے کچھ پرانے ملازمین از خود ان کے پاس آ گئے۔ زار اور زارینہ کا وقت بچوں کو پڑھانے میں گزرتا تھا۔ انہیں کچھ دیر ٹہلنے کی اجازت بھی تھی۔ سابق شاہی خاندان Toblosk میں ہی مقیم تھا کہ اکتوبر 1917ء میں روس میں ایک بار پھر انقلاب آ گیا۔ کرنسکی کی عبوری حکومت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی تھی۔ اور کمیونسٹ دن بدن مضبوط ہوتے جا رہے تھے۔ 24؍اکتوبر کو ٹراٹسکی کی قیادت میں ریڈ گارڈ نے پہلے شہر کے پلوں پر قبضہ کیا، پھر ایک ایک کر کے حکومتی مراکز پر قبضہ شروع کر دیا۔ عبوری حکومت کی طرف سے کسی خاص مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ کرنسکی فرار ہو گئے۔ ماسکو میں کمیونسٹ قبضہ کے خلاف مزاحمت ہوئی لیکن پھر کمیونسٹوں کو کامیابی ملی۔ دارالحکومت کی طرف عبوری حکومت کے حامیوں نے حملہ کی کوشش کی لیکن وہ بھی ناکام ہو گئے۔ بالآخر 5 نومبر کو لینن نے اپنی کامیابی کا اعلان کیا۔ اب وہ نئی حکومت کے سربراہ تھے۔ عرصہ قبل زار کے حکم پر ان کے بھائی کو سزائے موت دی گئی تھی۔ اب زار کی سلطنت کی حکومت ان کے ہاتھ میں تھی۔ ان کی حکومت کا پہلا کام یہ تھا کہ جرمنی سے صلح کر لی گئی کیونکہ ان کا دیرینہ مطالبہ یہ تھا کہ ہر قیمت پر جنگ ختم کی جائے گی اور فوجی اپنے گھروں کو واپس آئیں گے۔ اس کیلئے روس کی نئی حکومت کو جرمنی کی شرائط کی لمبی فہرست ماننی پڑی۔

مزید سختیوں کا آغاز

شروع میں تو کمیونسٹ حکومت نے زار کی طرف کوئی توجہ نہیں دی لیکن پھر جلد ہی انہیں سابق بادشاہ کا خیال آ گیا۔ نظر بند بادشاہ کا خرچہ کم کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ انہیں کئی ساتھیوں کو فارغ کرنا پڑا۔ ان کی خوراک کا راشن کم کر کے ایک فوجی کے راشن کے برابر کر دیا گیا۔ لیکن انہیں کہیں سے کچھ نہ کچھ رقم خفیہ طور پر مل رہی تھی جن سے گزر اوقات میں آسانی ہو جاتی تھی۔ زار کو توہین آمیز شرائط پر جرمنی سے صلح کرنے کا صدمہ بھی تھا۔ ان کے بیٹے کی صحت گر رہی تھی۔ اس پس منظر میں ان کی نگرانی کرنے والوں نے مطلع کیا کہ زار کو Toblosk سے کسی اور جگہ پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ انہیں اپریل 1918ء میں Yekaterinburg کے مقام پر منتقل کیا گیا۔ راستے میں فوجیوں نے ان کے ایک ساتھی کو بتا دیا کہ ان پر اب پہلے سے زیادہ سختی ہو گی۔ چنانچہ انہیں اس سختی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ ایک خبر کے مطابق ایک مرحلہ پر زار کی بیٹیوں کے پاس سونے کے لیے پلنگ بھی نہیں تھا۔ جس مکان میں انہیں نظر بند رکھا گیا تھا اس کی دیواروں پر بعض فوجی فحش کلمات بھی لکھ دیتے تھے۔ پہلے پہلے یہ خیال تھا کہ برطانیہ کے بادشاہ ان کے قریبی رشتہ دار ہیں وہ انہیں سیاسی پناہ دے دیں گے یا رہا کروانے کی کوشش کریں گے لیکن پھر یہ خیال بھی غلط ثابت ہوا۔ ملک کے ایک حصہ میں سفید انقلاب بھی اُٹھا جس نے کمیونسٹ اقتدار کے خلاف بغاوت کی۔ یہ لوگ زار کے ہمدرد تھے۔ ان کو کچھ کامیابی بھی حاصل ہوئیں۔ ان کی افواج نے اس شہر کی طرف بڑھنا شروع کیا جہاں سابق زار اپنے اہل خانہ سمیت نظر بند تھے۔ لیکن یہ کامیابی ہی زار کے خاندان کو ختم کروانے کا باعث بنی۔ کیمونسٹ حکومت کو یہ خیال گزرا کہ سفید انقلاب کی فوجیں زار کو رہا کرا سکتی ہیں۔ اس طرح زار ان کی جدوجہد کا مرکزی نقطہ بن سکتے ہیں۔

(The Last Days of the Romanovs, by George Gustav Telberg and Robert Wilton, published by George H. Doran Company 1920, p 45-251)

زار اور ان کے خاندان کا قتل

چنانچہ لینن کی اجازت سے کمیونسٹ حکومت نے زار اور ان کے خاندان کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ کام Yakov Yurovsky کے سپرد کیا گیا۔ اس وقت اس گھر کی حفاظت جس میں زار نظر بند تھے انہی کے سپرد تھی۔ یہ کام خفیہ طور پر کیا جانا تھا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس خاندان کو اس گھر کے تہہ خانے میں قتل کیا جائے گا۔ ان کی لاشوں کو سلفیورک ایسڈ سے مسخ کیا جائے اور پھر جلایا جائے تا کہ یہ پہچانی نہ جائیں اور پھر قریبی جنگل میں دفن کر دیا جائے۔ 17 جولائی 1918ء کو رات کے ڈیڑھ بجے Yorovsky اوپر کی منزل میں گئے اور Dr. Eugene Botkin کو جگایا۔ یہ ڈاکٹر صاحب زار کے ان چند وفاداروں میں سے تھے جنہوں نے اپنی مرضی سے ان کے ساتھ نظر بند ہونا قبول کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کو بتایا گیا کہ قریب کے مقام پر جنگ ہو رہی ہے اور زار کے خاندان کو حفاظت کیلئے کسی اور مقام پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب زار کو جگانے کیلئے گئے۔ زار اور ان کے اہل خانہ نے کچھ دیر میں کپڑے تبدیل کئے۔ زار جب نکلے تو انہوں نے اپنے تیرہ سال کے بیمار بیٹے کو گود میں اُٹھایا ہوا تھا۔ زار اور ان کے اہل خانہ اور ان کے کچھ ساتھیوں کو تہہ خانے میں جمع کیا گیا۔ زارینہ نے کہا کہ یہاں تو کرسیاں بھی نہیں ہیں۔ چنانچہ دو کرسیاں منگوائی گئیں ایک پر سابق ملکہ بیٹھ گئیں اور دوسری پر ان کا بیٹا بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک ٹرک کے باہر رکنے کی آواز آئی۔ ہو سکتا ہے کہ تہہ خانے میں جمع ہونے والے بدنصیبوں نے سوچا ہو کہ ان کو لے جانے کے لیے کوئی گاڑی آئی ہے۔ لیکن دراصل یہ ٹرک ان کی لاشوں کو لے جانے کے لیے منگوایا گیا تھا۔

آدھے گھنٹے کے بعد دروازہ کھولا اور دس فوجی داخل ہوئے۔ Yorovsky نے حکم پڑھ کر سنایا کہ کیونکہ بیرونی ممالک سے تعلق رکھنے والے زار کے رشتہ دار ان کو رہا کرانے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔ اس لئے بے شمار انسانوں کے قتل کے مجرم سابق زار نکولس ثانی کو سزائے موت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ زار اور Dr. Botkin نے احتجاج کے لئے کچھ کہنے کی کوشش کی۔ لیکن یہ فیصلہ سنانے والے نے پستول نکالا اور سابق زار پر گولی چلا دی۔ اس کے ساتھ کئی اور گولیاں ان کے جسم میں پیوست ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی چیخیں مارتے ہوئے ان بے بس لوگوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ جب گولیاں دوبارہ بھرنے کے بعد جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر، زار کی تین بیٹیاں اور ایک ملازمہ ابھی بھی زندہ تھی۔ ڈاکٹر گھسٹتا ہوا زار کی لاش کے قریب ہونے کی کوشش کر رہا تھا اور بڑی بیٹی نے دو بہنوں کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو آگے کیا ہوا تھا۔ باقی ماندہ لوگوں کو سنگینوں کے ذریعہ اور گولیوں کے ذریعہ ختم کر دیا گیا۔ پھر ان کی لاشوں سے کپڑے اتار کر ان کو ٹرک میں ڈال کر جنگل میں لے جایا گیا اور ان کی لاشوں پر تیزاب پھینکا گیا اور پھر ان کی لاشوں کو آگ لگا دی گئی اور پھر عجلت میں گڑھوں میں دفن کیا گیا۔

لاشوں کی دریافت

پہلے تو کمیونسٹ حکومت نے صرف یہ اعلان کیا کہ سابق زار کو سزائے موت دی گئی ہے۔ ایک طویل عرصہ کے بعد یہ اعتراف کیا گیا کہ تمام خاندان کو قتل کیا گیا تھا۔ کئی دہائیوں تک یہ خبریں گردش کرتی رہیں کہ زار کی چھوٹی بیٹی بچ گئی تھی لیکن ان افواہوں میں کوئی سچائی نہیں تھی۔ ایک طویل عرصہ تک یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ زار اور ان کے خاندان کو کہاں پر گڑھے میں دفن کیا گیا تھا۔ کمیونسٹ حکومت یہ چاہتی بھی نہیں تھی کہ ان کی اجتماعی قبر منظر عام پر آئے۔ جب کمیونسٹ حکومت کا خاتمہ ہوا تو تحقیق پر 1991ء میں زار، زارینہ اور ان کی تین بیٹیوں کی قبر دریافت ہوئی۔ زار نکولس ثانی کے دادا الیگزینڈر کی لاش اور دریافت ہونی والی لاشوں کے ڈی این اے ٹیسٹ کئے گئے۔ اور یہ ثابت ہو گیا کہ شاہی خاندان کے افراد کی لاشیں ان جلی ہوئی لاشوں میں شامل ہیں۔ اور 16 جولائی 1998ء کو اعزاز اور گارڈ آف آنر کے ساتھ ان کی لاشوں کا جو کچھ بچ گیا تھا سینٹ پیٹرز برگ کے Paul and Peter Cathedral میں دفن کیا گیا۔ اور رشین آرتھوڈوکس چرچ نے انہیں سینٹ قرار دیا۔ زار کے بیٹے Alexei اور بیٹی Maria کی لاشیں ابھی تک نہیں ملی تھیں۔ لیکن تحقیق کرنے والی ٹیمیں کوشش کر رہی تھیں کہ اس علاقے میں ان کی لاشیں بھی ڈھونڈ لی جائیں۔ چنانچہ بالآخر 2007ء میں ایک اور گڑھے میں ان کی لاشیں بھی مل گئیں۔ ڈی این اے ٹیسٹوں کا طویل سلسلہ شروع ہوا۔ ملکہ الزبتھ کے خاوند بھی زار کے رشتہ دار تھے۔ لاشوں کی پہچان کے لیے ان کا ڈی این اے ٹیسٹ لیا گیا۔ لیکن ان دو لاشوں کی پہچان ایک طویل عرصہ تک متنازع رہی۔

زار کے بارے میں پیشگوئی کئی پہلوؤں سے ایک عظیم پیشگوئی تھی۔ اس پیشگوئی کے مطابق اس وقت دنیا کے ایک نہایت طاقتور بادشاہ کا زوال ہونا تھا اور نہ صرف اس کا زوال ہونا تھا بلکہ اس نے حالت زار تک پہنچنا تھا۔ کئی بادشاہ معزول ہوتے ہیں لیکن وہ اپنی باقی عمر آرام سے گزارتے ہیں۔ لیکن جو انجام زار کا ہوا۔ گزشتہ دو سو سال میں اتنے طاقتور بادشاہ کا ایسا انجام کبھی نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ اس پیشگوئی کے مطابق زار نے ایک عظیم عالمی تباہی کے وقت اپنے انجام کو پہنچنا تھا۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ایک بادشاہ کسی عالمی جنگ کے موقع پر ہی معزول ہو۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی زار کا عبرتناک انجام پہلی جنگ عظیم کے موقع پر ہوا۔ اس طرح یہ پیشگوئی ہر پہلو سے غیر معمولی طور پر پوری ہو کر پوری دنیا کے لئے ایک نشان بنی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123874 میں Ahmad Keifala Sandy

ولد Antony Sandy قوم...... پیشہ مشنری عمر 25 سال بیعت 2007ء ساکن Tongo Field ضلع و ملک سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اپریل 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5,92,000Leone ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmad Keifala Sandy گواہ شد نمبر1۔ Sulaiman Banguta s/o M Banguta گواہ شد نمبر2۔ Fuad Lawleh s/o Fama Lauleh

مسل نمبر123875 میں Foday B Kamata

ولد Pa Amara Kamate قوم...... پیشہ مشنری عمر 21 سال بیعت 2011ء ساکن TownFree ضلع و ملک سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6 لاکھ Leone ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Foday B Kamata گواہ شد نمبر1۔ Asif Mahmood s/o M Sadiq گواہ شد نمبر2۔ Abu Bakar Aruma Kamara s/o Aruna Komara

مسل نمبر123876 میں Yusuf W Mabayo

ولد William W Bago قوم.... پیشہ مربی / مشنری عمر 28 سال بیعت 2009ء ساکن Bo ضلع و ملک Sierra Leone بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6 لاکھ 80 ہزار Leone ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yusuf W Mbayo گواہ شد نمبر1۔ Alhaju S Bfao S/o Musa Gbao گواہ شد نمبر2۔ Sulaiman Yusuf S/o Yusuf Alie

مسل نمبر123877 میں Gadiru M Conteh

ولد Micheb M Conteh قوم.... پیشہ مربی / مشنری عمر 33 سال بیعت 1996ء ساکن Bo ضلع و ملک سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4 لاکھ 80 ہزار Leone ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Gadir M Conteh گواہ شد نمبر1۔ Alhaji Saido Gabao S/o Musa Gabo گواہ شد نمبر2۔ Sulaiman Yusuf S/o Yusuf Alie

مسل نمبر123878 میں Fuad S Bangura

ولد Sanpha قوم.... پیشہ مربی / مشنری عمر 25 سال بیعت 2010 ساکن Makeni ضلع و ملک Sierra Leone بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 جولائی 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 7 لاکھ Leone ماہوار بصورت Allwonc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Fuad S Bangura گواہ شد نمبر1۔ Tahir Farrukh S/o Sharif Ahmad گواہ شد نمبر2۔ Abdulial Turay S/o Pa Umaro Turay ۔ S/o Pa Umaro Turay

مسل نمبر 123879 میں Mahmood Dumbuya

ولد Ibrahim S Dumbuya قوم .... پیشہ مبلغ / مشنری عمر 23 سال بیعت 2008 ساکن Bo ضلع و ملک Sierra Leone بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 7 لاکھ 20 ہزار Leone ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mahmood Dumbuya گواہ شد نمبر1۔ Mohamed M.Koroma S/o Pam .Koroma گواہ شد نمبر2۔ Ibrahim Ahmad

مسل نمبر123880 میں Lutfur Rahman Taher

ولد Muhammad Imdadur Rahman Siddiqui قوم.... پیشہ استاد عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lungi ضلع و ملک Sierra Leone بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 19 لاکھ 20 ہزار Leone ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Lutfur Rahman Taher گواہ شد نمبر1۔ Muhammad Naeem Azhar S/o Muhammad Saleem گواہ شد نمبر2۔ Asif Mahmood S/o Mohammad Sidiq

مسل نمبر123881 میں Asmaul Husna Tumpa

زوجہ Lutfurrahman Taher قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت 2010 ساکن lungi ضلع و ملک Siwrra Leone بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ Leone ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Asmaul Husna Tumpa گواہ شد نمبر1۔ Muhammad Naeem Azahr S/o Muhammad Saleem گواہ شد نمبر2۔ Asif Mahmood S/o Mohammad Sadiq

مسل نمبر123882 میں Abdullah S Kamara

ولد Sonie Kamara قوم.... پیشہ مربی / مشنری عمر 30 سال بیعت 2010 ساکن Lungi ضلع و ملک سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 84 لاکھ leone ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdullah S Kamara گواہ شد نمبر1۔ Abu Bakar Fuad S/o Sheik Fuad گواہ شد نمبر2۔ Adikalie .L.Kamara S/o Lamin Kamara

مسل نمبر123883 میں Khizra Sabeen Munawar

ولد Munawar Naeem قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن WestMelb ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 6 ہزار Australia Dollar (2) حق مہر 12 ہزار Australia Dollar اس وقت مجھے مبلغ 100 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Khizra Sabeen Munawar گواہ شد نمبر1۔ M.Arif Siddiqui S/o M.ASlam گواہ شد نمبر2۔ Inamul Haq Kauser S/o Sh .Fazul Haq

مسل نمبر123884 میں Traiq Mehmood

ولد Nazir Ahmed قوم.... پیشہ .... عمر 15 سال بیعت 1979ء ساکن Penrith ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان (2) زرعی زمین 2Acr (3) پلاٹ 13 مرلہ۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار Australian Dollar ماہوار بصورت Social W مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Tariq Mehmood گواہ شد نمبر1۔ Abdul Salam S/o Abdul Salam S/o Abdul Aziz Bhati گواہ شد نمبر2۔ Inamul Haq Kauser S/o Sh.Fazal Hq Sahib

مسل نمبر123885 میں Shanaz M Shah

زوجہ Mahmood Shah قوم.... پیشہ اکاؤنٹنٹ عمر 41 سال بیعت .... ساکن Castlehill ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 55 گرام 2952 Australian Dollar (2) حق مہر 1 ہزار 500 Australian Dollar اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار 400 Australian Dollar ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Shanaz Shah گواہ شد نمبر1۔ Mahmood Shah S/o Abdul Shah گواہ شد نمبر2۔ Saqib Mahmood S/o Muhammad Sharif

☆..........☆..........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم قیصر محمود صاحب حلقہ گلبرگ مجلس دارالفضل ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے ثاقب محمود نے بعمر 5 سال 8 ماہ قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کو ملی۔ بچہ مکرم مرزا عبدالحمید صاحب سمن آباد فیصل آباد کا پوتا اور مکرم مبشر احمد طاہر صاحب گلبرگ فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ تقریب آمین مورخہ 5/اگست 2016ء کو بیت الفضل میں منعقد ہوئی۔ مکرم جاوید اقبال لنگاہ صاحب مربی ضلع فیصل آباد نے بچے سے قرآن سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تکمیل ناظرہ قرآن

۞ مکرم نعیم الدین مبارک صاحب مربی سلسلہ ساہیوال ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ساہیوال ضلع سرگودھا کے ایک خادم شاہزیب سید عمر 15 سال ولد مکرم سید نعیم احمد بشیر صاحب انسپکٹر تعلیم نظارت تعلیم اور ایک ناصرہ عطیۃ الخبیر عمر 8 سال بنت مکرم محبوب حیات صاحب کو قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ اب دونوں کو قرآن ترجمہ کے ساتھ مکمل کروانے کیلئے کلاس جاری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام

(مجلس اطفال الاحمدیہ صدر الف بلاک)

۞ مجلس اطفال الاحمدیہ صدر الف بلاک کو اپنا سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ یکم تا 3/اگست 2016ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ مورخہ 8/اگست 2016ء کو شام 6 بجے کوارٹر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں پروگرام کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تھے۔ آپ نے اعزاز میں پانے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ آخر پر مہمانان کو ریفریشمنٹ دی گئی۔

تقریب آمین

۞ مکرم پروفیسر فاروق احمد بسرا صاحب سمن برگ جوہر ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

میری بیٹی کاشفہ فاروق واقفہ نو کو قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ 2/اگست 2016ء کو اس کی تقریب آمین ہوئی۔ اس موقع پر اس کی والدہ مکرمہ روحی فاروق صاحبہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی کی والدہ کو ہی قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع نواب شاہ اہلیہ مکرم پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب لمبا عرصہ سے شوگر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ شوگر کی زیادتی کے باعث آغا خان ہسپتال کراچی میں ان کی ٹانگ گھٹنے کے نیچے سے کاٹ دی گئی ہے۔ مسلسل علاج جاری ہے۔ وہ بغرض علاج مسلسل آغا خان ہسپتال کراچی جاتی رہتی ہیں اب طبیعت صحت کی جانب مائل تو ہے مگر ابھی تکلیف ہے۔

۞ مکرم وقاص احمد صاحب ولد مکرم مجید احمد صاحب باندھی موٹر سائیکل کی ٹکر سے شدید زخمی ہو گئے تھے۔ 2 پسلیاں اور جبڑا متاثر ہوا ہے۔ اب ان کی صحت بہتری کی جانب مائل ہے۔ نیز ان کی والدہ صاحبہ بھی علیل ہیں۔

۞ مکرم محمد امجد صاحب سابق ناظم مجلس انصاراللہ ضلع نواب شاہ درخت سے گر کر شدید زخمی ہو گئے۔ مہرہ فریکچر ہوا ہے۔ کئی روز نواب شاہ کے PMCH داخل رہے ہیں۔ اب گھر پر ہی علاج جاری ہے۔ نیز ان کی اہلیہ لمبے عرصہ سے بعض عوارض کے باعث علیل ہیں۔

۞ برادرم مکرم ڈاکٹر محمد ارشد میمن صاحب امیر ضلع نوشہرو فیروز دل کے عارضہ کے باعث طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل رہے ہیں۔ اینجیو گرافی کے بعد سٹنٹ ڈالے گئے ہیں۔ واپس اپنے گھر آچکے ہیں۔

۞ خاکسار کے بڑے بہنوئی مکرم محمد صادق ظفر صاحب آف جرمنی (برادر خورد مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب) کا ایک مقامی ہسپتال میں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ نیز چند روز میں دوسری آنکھ کا بھی آپریشن متوقع ہے۔

۞ خاکسار کے چھوٹے بہنوئی مکرم نعیم احمد صاحب آف حافظ آباد دل کے عارضہ کے باعث طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل رہے ہیں۔ بائی پاس کی تجویز ہے۔ ان کا اب گھر پر ہی علاج جاری ہے۔

۞ خاکسار کی اہلیہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ نوابشاہ لمبے عرصہ سے بعض عوارض کے باعث بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق تمام مریضوں کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محض اپنے فضل سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم منور احمد ظفر صاحب کرانش شٹاٹن جرمنی تحریر ہیں۔

میرے والد مکرم خلیل احمد خالد صاحب سابق معلم وقف جدید حال مقیم جرمنی مورخہ 29 جولائی 2016ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم موصی ہونے کے علاوہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ 31 جولائی کو بیت نوردین ڈارمشٹڈ جرمنی میں ان کی نماز جنازہ مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے پڑھائی۔ آپ کو 1959ء سے 1966ء تک بطور معلم وقف جدید خدمت کی توفیق ملی۔ 1975ء تا 1980ء اور 1987ء تا 1990ء اورنگی ٹاؤن کراچی کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی اور دو بیوت الذکر کی تعمیر کی توفیق ملی۔ جرمنی میں کئی بیعتیں کروانے کی توفیق ملی۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہری محبت رکھنے والے، چندوں کی ادائیگی کے پابند، جاں نثار اور مخلص احمدی تھے۔ والد محترم نے سوگواران میں اہلیہ کے علاوہ 6 بیٹے، 3 بیٹیاں، 35 پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نظام جماعت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

اہم ہدایات بابت اراضی معاملات خریدکنندہ و فروخت کنندہ

1۔ بائع اور مشتری اپنے سودے کے ذمہ دار ہیں ۔ اس لئے سودا بہت احتیاط اور دیکھ بھال کر کریں۔

2۔ بائع ابتدائی ملکیت اور قبضہ بمطابق موقع دینے کا ذمہ دار ہے مشتری کو بھی چاہئے کہ وہ سودا کو حتمی شکل دینے سے پہلے اچھی طرح چھان بین کرلے۔

3۔ ہر دو فریقین سودا کرتے ہوئے قول سدید سے کام لیں اور اسی میں برکت ہے۔

4۔ مشتری کو چاہئے کہ وہ رقم کی ادائیگی سے پہلے اس امر کو یقینی بنائے کہ قبضہ بمطابق ملکیت ہے اور ماحول سے بھی اس حوالہ سے معلومات حاصل کرے۔

5۔ سرکاری کارروائی سے پہلے جب آپس میں معاملہ طے پا جائے تو اس کی تفصیل گواہان کی موجودگی میں اشٹام پیپر پر تحریر کریں اور اس میں پلاٹ نمبر اور پلاٹ کا محل وقوع ضرور درج کریں۔

6۔ اقرار نامہ بیع تحریر کرنے کے بعد بائع کے لئے ضروری ہے کہ بغرض اجازت منتقلی پلاٹ/مکان بنام صدر صاحب مضافاتی کمیٹی تحریر کرے۔ جس میں مشتری کا مکمل نام و پتہ تحریر کر کے اور اپنی درخواست کے ساتھ اقرار نامہ بیع سابقہ رجسٹری تازہ فرد ملکیت بغرض ثبوت شناختی کارڈ کی نقول منسلک کرے۔

7۔ اجازت ملنے کے بعد رجسٹری کروائیں اور اس میں تمام طے شدہ معاملات کی تفصیل ضرور لکھیں ۔

8۔ رجسٹری کروانے کے بعد پٹواری حلقہ کے ذریعہ رقبہ کا انتقال کروا کر انتقال نمبر اصل رجسٹری پر ضرور درج کروائیں۔ نیز مشتری رجسٹری کے انتقال کے بعد ان کی مکمل نقل شعبہ مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی کو ارسال کرے۔

9۔ ٹاؤن کمیٹی کی حدود کے باہر رقبہ کا زبانی انتقال بھی ہوسکتا ہے اس میں خرچ کم ہے مگر احتیاط کے پہلو کو ضرور مدنظر رکھیں۔

10۔ رقبہ خریدتے ہوئے مکمل نشاندہی اور قبضہ کو یقینی بنائیں اور مناسب ہوگا کہ چاردیواری کروا کر اپنے قبضہ کو مستحکم کریں۔

11۔ رقبہ کی خرید و فروخت کے معاملات میں لالچ سے بچیں اور احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649

مختلف ممالک کے جھنڈے کیا معنی رکھتے ہیں؟

جھنڈا اپنے ملک کی ثقافت اور تاریخ کو ظاہر کرتا ہے۔ جس میں کوئی خاص پیغام چھپا ہوتا ہے۔ ہم میں سے اکثر افراد مختلف ممالک کے جھنڈوں کی تو پہچان رکھتے ہیں لیکن ان میں پوشیدہ رازوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔ مختلف ممالک کے جھنڈوں میں چھپے ہوئے پیغامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سعودی عرب

سعودی عرب کا جھنڈا کلمہ توحید پر مشتمل ہے۔ جو کبھی بھی کسی بھی حالت میں سرنگوں نہیں ہوتا کیونکہ یہ جھنڈا عظیم الشان کلمہ پر مشتمل ہے۔ سعودی جھنڈا سبز رنگ پر مشتمل ہے جو کہ پسندیدہ رنگ ہے اور تلوار سعودی فوجی طاقت کو ظاہر کرتی ہے۔

انگلینڈ

انگلینڈ کا جھنڈا تین رنگوں سے بنا ہے۔ تین ریاستوں کے جھنڈے ملانے سے اس کی موجودہ شکل سامنے آئی ہے۔ بیچ میں ''کراس'' سینٹ جارج جو کہ انگلینڈ کی سلطنت کا مالک تھا اس کو ظاہر کرتا ہے، سفید پٹیاں سکاٹ لینڈ کے سینٹ اینڈ ریو اور سرخ پٹیاں آئرلینڈ کے سینٹ پیٹرک کو ظاہر کرتی ہیں۔ انگلینڈ کے جھنڈے کو یونین جیک کے نام سے جانا جاتا ہے۔

امریکہ

امریکی جھنڈا سرخ اور سفید پٹیوں پر مشتمل ہے۔ ان پٹیوں کی مجموعی تعداد تیرہ ہے۔ اور بائیں جانب اوپری کونے میں نیلے حصے میں تارے نظر آتے ہیں۔ ان تاروں کی مجموعی تعداد پچاس ہے۔ تاروں کی یہ تعداد امریکہ کی پچاس ریاستوں کی نشاندہی کرتی ہے اور تیرہ سرخ اور سفید پٹیاں امریکہ کی ان کالونیوں کی علامت ہیں جن کو آزاد کرا لیا گیا تھا۔

بنگلہ دیش

بنگلہ دیش کا جھنڈا سبز رنگ اور بیچ میں سرخ گول دائرہ ہے۔ سبز رنگ ترقی اور خوشحالی کی علامت ہے گول سرخ دائرہ سورج کو ظاہر کرتا ہے یعنی بنگالی عوام ہمیشہ روشنی میں رہیں اور یہ سرخ سورج ان لوگوں کی قربانی کو بھی ظاہر کرتا ہے جنہوں نے بنگال کی آزادی کے لئے خون بہادیا۔

ایران

ایران کا جھنڈا تین رنگوں سبز، سفید اور سرخ پر مشتمل ہیں۔ سبز رنگ اسلامی رنگ ہے جسے ترقی سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے، سفید کو امن سے تشبیہ دی جاتی ہے اور سرخ حوصلہ اور شہادت کی علامت ہے۔ بیچ میں نشان اسلام کے پانچ ستونوں کو ظاہر کرتا ہے جس پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔

پاکستان

پیارے ملک پاکستان کا جھنڈا خوبصورت ترین جھنڈوں میں شمار ہوتا ہے جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ سبز ہلالی پرچم ہر پاکستانی اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک تصور کرتا ہے۔ پاکستانی جھنڈا جسے قومی پرچم، سبز ہلالی پرچم کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے زیادہ تر سبز رنگ پر مشتمل ہے جو ترقی، خوشحالی اور مسلمانوں کی اکثریت کو ظاہر کرتا ہے۔ سفید رنگ امن اور اقلیتوں کی علامت ہے اور چاند ترقی کی علامت ہے۔

سری لنکا

سری لنکا کا جھنڈا ''شیر والا جھنڈا'' بھی کہلایا جاتا ہے۔ جھنڈے میں زرد رنگ مذہب کو ظاہر کرتا ہے جو کہ بدھ مذہب ہے۔ نارنجی رنگ ہندوؤں کو ظاہر کرتا ہے جبکہ سبز رنگ مسلمانوں کو ظاہر کرتا ہے۔ میرون رنگ سنہالیز کی نمائندگی کرتا ہے۔ بیچ میں تلوار لئے شیر قوم کی بہادری کی علامت ہے۔

کینیڈا

کینیڈا کا جھنڈا ''میپل لیف'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ سرخ رنگ ورلڈ وار کے دوران قربانیاں دینے والوں کو ظاہر کرتا ہے۔ سفید رنگ امن سے متشبہ ہے۔ بیچ میں پتا ہے جس کی گیارہ نوک ہیں۔ میپل پتا کینیڈا کی ثقافتی علامت ہے اور یہ کینیڈا کے فوجیوں کی بیجز پر بھی لگا ہوتا ہے۔

نیپال

دنیا میں واحد ملک جس کا جھنڈا حیران کن طور پر چار کونوں کے بجائے تین کونوں پر مشتمل ہے۔ نیپال کے جھنڈے میں بڑا رنگ سرخ ہی ہے اور وہ مثلث ملا کے اوپری حصے میں چاند اور نچلے حصے میں سورج دکھائی دیتے ہیں اور اردگرد نیلی پٹی بنائی گئی ہے۔ نیلی پٹی امن کو ظاہر کرتی ہے۔ سرخ رنگ نیپال کے قومی پھول ''روڈو ڈینڈرون'' کو ظاہر کرتی ہے۔

بھارت

پڑوسی ملک بھارت کا جھنڈا تین رنگوں پر مشتمل ہے۔ نارنجی، سفید اور سبز۔ بیچ میں ایک گول پہیہ سا بنا ہے جسے اشوک چکرا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس اشوک چکرے میں چوبیس ڈنڈے لگے ہوتے ہیں۔ نارنجی رنگ جرات اور مضبوطی کو شو کرتا ہے۔ سفید رنگ اور اشوک چکر امن اور سچائی کی علامت ہے جبکہ سبز رنگ ترقی اور خوشحالی کو دکھاتا ہے۔

(ملٹی نیوز 20 فروری 2016ء)

انٹرنیٹ کا بہت زیادہ استعمال بیمار بنا رہا ہے

آپ جتنا زیادہ وقت آن لائن گزارتے ہیں اتنا ہی نزلہ، زکام یا فلو کا خطرہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہ دعویٰ اٹلی میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ سوانسی اور میلان یونیورسٹیوں کی مشترکہ تحقیق کے مطابق انٹرنیٹ پر بہت زیادہ وقت گزارنا جسمانی دفاعی نظام کو نقصان پہنچاتا ہے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ جو لوگ انٹرنیٹ پر کئی، کئی گھنٹے سرفنگ کرتے ہوئے گزارتے ہیں ان میں فلو کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس تحقیق کے دوران 18 سے 101 سال کی عمر کے 500 افراد کا جائزہ لیا گیا۔ ان میں سے 40 فیصد افراد نے تسلیم کیا کہ ان کے اندر انٹرنیٹ کی لت موجود ہے اور محققین کے مطابق اس گروپ کے 30 فیصد افراد میں نزلہ، زکام، بخار وغیرہ کا مرض زیادہ پایا گیا۔ محققین کا کہنا تھا کہ انٹرنیٹ بہت زیادہ استعمال کرنے والے افراد میں ڈپریشن، نیند کی کمی، تنہائی جیسے عناصر بھی پائے جاتے ہیں جو صحت پر منفی انداز سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

(ایکسپریس 11 جولائی 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 12 اگست

طلوع فجر	4:01
طلوع آفتاب	5:28
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:58
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم ابر آلود رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام
12۔اگست 2016ء

8:20 am	ترجمۃ القرآن کلاس، لقاء مع العرب
3:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے براہ راست نشریات پہلے دن کی کارروائی
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
8:25 pm	پرچم کشائی
8:30 pm	افتتاحی خطاب حضور انور جلسہ سالانہ یوکے براہ راست نشریات،
10:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات پہلے دن کی کارروائی

گلے میں گرنے والے نزلہ، کیرا کی متفرق دوا دستیاب ہے
الشفاء ہومیو کلینک
ڈگری کالج روڈ ربوہ: 0333-6706782

اٹھوال فیبرکس
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل۔سیل۔سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578 سراج مارکیٹ ربوہ

کریسنٹ فیبرکس
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز
نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
0333-1693801 ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

FR-10

بسم اللہ پراپرٹی ایڈوائزر
ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کا باعتماد ادارہ
داؤد احمد بھٹی 0336-6980889
ناصر آباد شرقی ربوہ 0324-7302078

موسم گرما کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل۔سیل۔سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 0092-47-6213312

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری
فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ
041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے منظر میڈیکل سنٹر نزد ستارہ شاپنگ مال ستیانہ روڈ فیصل آباد
041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ڈی ایس۔ بی ایس سی (پنجاب)
0300-9666540